رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

ضابطہ

ہندوستان کے تمام عوام سے ..... کے

سالانہ قیمت ..... ۱۲ عہ

پیشگی اخبار کے سرپرستوں کی خدمت

عنایت ہوگا وہ عطیہ تصور ہوگا۔

یھدی اللہ لنورہ من یشاء ط

قادیان دارالامان

بدر

۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دینا۔

(۳) الزامات کی گرد سے اسلام کو پاک کرنا اور نقلی دھو کرنا۔

(۴) حضرت بانی اسلام کی سوانح کو ہر طبقہ میں پہنچانا اور انکو ان کے کمالات سے آگاہ کرنا۔

(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کا مطابق

جلد ۲ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سوداگر ملنگہ ودوالہ | نمبر ۱۰

میری جدید تصنیف پر حضرت سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل کا ریویو

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے حال میں ایک تازہ کتاب بنام **باوا نانک** رحمۃ اللہ علیہ **کا مذہب** شائع کی ہے

میں نے اس کتاب کو بالاستیعاب پڑھا ہے میں بلاریب کہہ سکتا ہوں کہ شیخ صاحب نے اپنا یہ دعویٰ کہ باوا نانک صاحب نہ اپنے کسی عقیدہ کے لحاظ سے ہندو اور نہ کسی عمل کی رو سے سکھ تھے بلکہ آپ کے عقائد و اعمال سب آپ کے کامل و خالص

مسلم ہونے پر دلالت

کرتے ہیں۔ اس دعوے کو آپ نے اس طرح ثابت کیا ہے کہ ہندوؤں کے وہ گیارہ اصول جن کے اختیار کرنے سے کسی کو ہندو کہہ سکتے ہیں ایک ایک لکھکر باوا صاحب کے کلام سے مفصل و مشرح تردید دکھائی ہے جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ باوا صاحب ہندوؤں کے تمام اصولوں کی تردید کرکے ہندو نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح سکھوں کے پانچ امتیازی نشانوں کا ذکر کرکے باوا صاحب کے کلام سے ان کا رد ثابت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوا صاحب کا سکھوں کے موجودہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد مصنف نے وہ تمام عقاید و اعمال جن کے اختیار سے ایک غیر مسلم مسلمان ہو جاتا ہے درج کرکے باوا صاحب کے کلام سے ایک ایک کی تائید ثابت کی ہے جس سے ہم کامل طور پر یقین کر لیتے ہیں کہ باوا صاحب مسلمان تھے۔ اس کے بعد مولف

باوا صاحب کے مسلمان ہونے کے عملی اور تاریخی ثبوت دیئے ہیں مثلاً آپکا مکہ عرب میں جانا اور حج کرنا اور مسلمان صوفیا سے میل جول رکھنا۔ ہندو پنڈتوں اور مذہبی لیڈروں سے کوئی تعلق نہ رکھنا اور مسلمان بزرگوں کے مزاروں پر جانے کا تاکید وغیرہ وغیرہ اسکے بعد ایک فہرست دیکر ثابت کیا ہے کہ باوا صاحب کے تمام کلام کا اصل ماخذ قرآن مجید ہے بعد ازاں اس تنافر کو جو غلط فہمی اور تاریخ نہ جاننے سے سکھوں اور مسلمانوں میں ہے دور کرنے کے لیے دستور بادشاہی کے تمام گروؤں کی

زندگی کے واقعات

لکھکر ثابت کیا ہے کہ جو آرام کسی گرو کو ملا ہے وہ مسلمانوں کی وجہ سے اور جس دکھ اور تکلیف اور بے وفائی سے سابقہ پڑا ہے وہ ہندوؤں کی مہربانی سے۔ یہ کتاب مع ۱۷۲ صفحہ پیپے کاغذ کھائی چھپائی بہت عمدہ ہے قیمت مجلد عہ بلا جلد عہ ہے۔ میں **احمدی احباب کی خدمت میں عرض** کرتا ہوں کہ کتاب پنجابی لاکھوں سکھ وطنی ہمسایوں کو اسلام میں داخل کرانے کا بے نظیر ذریعہ ہے اگر ہر صاحب توفیق اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کے متعدد نسخہ خرید کر سکھوں میں تقسیم کرے تو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے امید واثق ہے کہ نہایت مفید ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف کو جس نے اس کتاب کی تیاری میں بہت محنت برداشت کی ہے اور لازماً کئی ہزار صفحات کا مطالعہ کیا ہے جزائے خیر عطا فرماوے اور اس سے بڑھکر اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔ والسلام

قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ

سید محمد اسحٰق

۲۲/۱۹

KHILAFAT LIBRARY

خاکسار کی جدید تصنیف "باوا نانک کے مذہب" پر مختلف اخبارات کے ریویوز

الحمد للہ خاکسار کی یہ جدید تصنیف بہت مقبول ہوئی اسوقت تک تقریباً ایک درجن مشہور و معروف اخبارات خاکسار کی اس جدید تصنیف پر عمدہ سے عمدہ ریویوز کر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اخبار کشمیری لاہور اپنے ۷ر جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

باوا نانک کا مذہب۔ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور قادیان سکھ مذہب میں تبلیغ اسلام کے لیے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے سکھوں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے کتابیں لکھی ہیں پمفلٹ چھاپے ہیں۔ بحث مباحثہ کیے ہیں۔ بلکہ مختصر یہ کہ انھوں نے اپنی زندگی اسی کام کے لیے وقف کر دی ہے چونکہ وہ خود سکھ مذہب سے حلقہ اسلام میں آئے ہیں۔ اس لیے ان کی خواہش ہے کہ وہ اپنے سابق ہم مذہبوں میں بھی اسلام کی تعلیم کا پرچار کریں۔ حال ہی میں آپنے ایک کتاب باوا نانک کا مذہب کے نام سے لکھی ہے جس میں آپنے نہایت قابلیت اور کمال وسعت معلومات سے یہ ثابت کیا ہے کہ باوا نانک مسلمان تھے۔ اور وہ مسئلہ چھوت۔ وید۔ جنیو مورتی پوجا گئو رکھشا۔ مردے جلانے اور جھٹکہ تناسخ وغیرہ کے خلاف تھے۔ بلکہ کلمہ طیبہ۔ نماز روزہ۔ قیامت پر ایمان۔ ملائکہ۔ قرآن مجید وغیرہ کے قائل تھے اور ان کے اقوال کا مخزن قرآن کریم ہے۔ اس کتاب کو پڑھکر بے اختیار شیخ محمد یوسف صاحب کی اس جدوجہد کی داد دینی پڑتی ہے۔ حجم قریباً پونے دو سو صفحہ قیمت عہ ملنے کا پتہ اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور۔

اخبار المنیر جھنگ اپنے ۸ر جون کے پرچہ میں لکھتا ہے

باوا نانک کا مذہب۔ شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سوداگر سکھ) ایڈیٹر نور قادیان نے "باوا نانک کے مذہب" کے نام سے ایک ایسے اعلیٰ پایہ کی کتاب لکھی ہے جس کے دیکھنے سے مصنف کے اس دعوے کی حرف بحرف تائید ہوتی ہے کہ مجھے اسکے تیار کرنے میں متعدد کتب کے بالخصوص ارمکہ لوراق پر نظر ڈالنی پڑی ہے۔ کتاب واقعی قابل دید ہے جس میں فاضل مصنف نے شری گورو گرنتھ صاحب اور سکھوں کی دیگر مستند کتب سے دلائل و حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ باوا نانک واقعی پکے مسلمان تھے۔ اور ان کا کوئی بھی عقیدہ اسلام کے خلاف نہیں تھا۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ بھی قابل تعریف ہے قیمت عہ ملنے کا پتہ دفتر نور قادیان۔ ہمارے خیال میں اس کتاب کا دیکھنا ہر تعلیم یافتہ شخص کے لیے عموماً مسلمانوں و سکھوں کے واسطے خصوصاً بہت مفید ہے۔

اخبار پیغام صلح لاہور اپنے ۱۱ر جون کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور" سابق سودن سنگھ سے ہمارے دوست واقف ہیں۔ آپ جماعت قادیان سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی تعلق کی وجہ سے بعض وقت انھیں ہماری مخالفت میں بھی کچھ نہ کچھ لکھنا پڑا ہے جس کا جواب ہماری طرف سے دیا جاتا رہا ہے لیکن کسی شخص سے خواہ کیسی ہی مخالفت کیوں نہ ہو ہم نے کبھی اس بات کو جائز نہیں سمجھا۔ کہ اس کی خوبیوں اور عمدہ کاموں کو بھی اس مخالفت ہی کی رنگ دار عینک سے دیکھا جائے اور اسکی کما حقہ قدر نہ کی جائے اسی خیال کو مدنظر رکھکر ہم شیخ صاحب کی ایک نو تصنیف کتاب "باوا نانک کے مذہب" سے ناظرین کرام کو مطلع کرانا چاہتے ہیں۔ شیخ صاحب نے یہ کتاب ہمارے پاس برائے ریویو بھیجی ہے۔ اور جہاں تک ہمنے اس کتاب کو بعض بعض مقامات سے دیکھا ہے بہت ہی مفید اور قابل قدر پایا ہے۔ شروع کے چند ابواب بعض ہندوانہ رسوم مثلاً چھوت۔ تیرتھ۔ جنیو مورتی پوجا۔ اتار۔ گئو رکھشا۔ مردے کا جلانا۔ ذبیحہ جھٹکا تناسخ۔ پانچ ککے۔ کی تردید پر مشتمل ہیں۔ یعنی خود باوا صاحب کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ان تمام باتوں کے خلاف تھے۔ اس کے بعد اسلامی شعار۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ پر باوا صاحب کے عمل اور قیامت۔ ملائکہ قرآن مجید پر ایمان کا ثبوت دیا ہے اور آپ کے چیلوں اور صوفیائے کرام سے میل جول وغیرہ کا مفصل ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ باوا صاحب صرف اسلام میں ہی اپنی نجات سمجھتے تھے آخری باب میں ایک نہایت زبردست مضمون "مسلمانوں کے تعلقات سکھ گوروؤں سے" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں مسلمان بادشاہوں مثلاً حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ اور ان کے بعض جانشینوں کے سکھ گوروؤں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا پتہ لگتا ہے یہ مضمون ہر اقوام میں محبت و اتحاد بڑھانے اور باہمی منافرت کو جو ملک کی ترقی میں حارج ہونے کے علاوہ قانون کے بھی قطعاً خلاف ہے بہت حد تک کم کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

اس لیے ضرورت ہے کہ ہندو اور سکھ صاحبان میں اس مضمون کو بالخصوص شائع کیا جائے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے برادران وطن اسکو غور و توجہ کے ساتھ پڑھکر فائدہ حاصل کریں گے کتاب کے تمام حصص۔ ہمارے برادران وطن کے پڑھنے کے قابل ہیں۔

ہم اپنے ناظرین کرام سے بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو خرید کر نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو پڑھائیں اور باوا صاحب کے حقیقی مذہب اسلام کی طرف انکے پیروؤں کو لانے کے کوشاں ہوں۔"

اخبار نیر اعظم مراد آباد اپنے ۱۲ر جون کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ باوا نانک کا مذہب۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان ضلع گورداسپور نے اسکو تصنیف کیا ہے جو بہت سی مذہبی کتب کے مصنف اور مولف ہیں۔ ضخامت ۱۷۲ صفحہ ہے ایڈیٹر صاحب نور کی خدمات پر اخبارات کی آرا لکھکر ایک دیباچہ لکھا گیا ہے۔ اسکے بعد ہندوؤں کے گیارہ چیدہ چیدہ عقیدے جو ہندو دھرم قائم ہے اور دوسرے عقائد بھی انھیں گیارہ کی شاخیں ہیں لکھکر حضرت باوا صاحب کے عقیدے اسطرح پر لکھے ہیں کہ جس سے کسی معقول پسند انسان کو ہرگز انکار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب ہندوؤں کے کل عقائد تو درکنار کسی ایک عقیدہ کی بھی تائید میں نہیں ہیں اور جب ایسا ہے تو وہ ہندو نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص ہندوؤں کے کل عقائد کی تردید کرتے ہوئے ہندو نہیں ہو سکتا باوا صاحب کے اقوال بھی سکھوں کے گورو گرنتھ صاحب

سے پیش کئے ہیں۔ جس پر سکھ مذہب کا دارومدار ہے وید۔ جھوت۔ تیرتھ جنؤ۔ مورتی پوجا۔ سوتک اوتار۔ گئو رکھشا۔ مردے کا جلانا۔ ذبیحہ جھٹکا اور تناسخ پر بابا نانک جی کے اقوال لکھے گئے ہیں سکھوں کے پانچ لگے کے ذکر کرکے اور اسلام۔ کلمہ طیبہ۔ نماز روزہ۔ آنحضرت صلعم۔ حج۔ قیامت اور سپر ایمان ملائکہ قرآن مجید۔ اسلام میں نجات شیطان سے پناہ۔ ان تمام پر بابا نانک عقیدت مند تھے۔ بابا صاحب کا صوفیائے کرام سے میل جول اور بابا صاحب کے چلے کا ذکر کرتے ہوئے بابا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن کریم بتایا ہے ہندوستان کے سکھوں اور نانک پنتھیوں کے خطوط کا ذکر کیا ہے کتاب نہایت تحقیق سے لکھی گئی ہے ہر عمدہ قیمت پر مصنف سے مل سکتی ہے۔

میونسپل گزٹ لاہور اپنے ۱۹ رجون کے اشو میں لکھتا ہے۔ یہ کتاب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان (سابق سورن سنگھ ودوان) کی تصنیف ہے جو اس سے پہلے بھی سکھ ازم کے متعلق کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ اس کتاب میں پہلے تو اہل ہنود کے عقائد پر بابا نانک صاحب کے پاکیزہ خیالات کو دلنشین پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے پھر سکھوں کے پانچ لگوں پر گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے نتیجہ خیز بحث کی ہے۔ اس کے بعد بابا نانک کے مقدس خیالات اسلام کے متعلق اسلامی شعار آنحضرت صلعم اور صوفیائے کرام سے انکی حسن عقیدت کو ظاہر کرکے بتایا ہے کہ بابا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن شریف ہے۔ آخر میں مسلمانوں کے تعلقات سکھ گوروؤں سے ایک قابل دید مضمون ہے حجم ۱۷۰ صفحہ قیمت عہ ملنے کا پتہ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان۔

پیسہ اخبار لاہور اپنے ۱۹ رجون کے اشو میں لکھتا ہے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور (قادیان) سابق سورن سنگھ ودوان مصنف کتب متعددہ نے اردو کی اس ضخیم تصنیف میں بابا نانک صاحب کا مذہب اسلام ثابت کیا ہے۔ اور بڑی تحقیق سے کام لیا ہے۔ محققین مذاہب کے ملاحظہ کے قابل ہے ضخامت ۲۷۶ صفحہ قیمت عہ

وسوسوں کا ازالہ

سیتہ دھرم پرچارک پر

(از مولنا مولوی ابو محمد محمود الحق صاحب علی احمدی)

سیتہ دھرم پرچارک آب مریح سخت کلامی پر اتر آیا ہے اپنے ۱۶ جون و جولائی کے پرچوں میں مولوی صاحب مکرم کو مخاطب کرتے ہوئے۔ بسا اوقات ایسے ایسے الفاظ استعمال میں لائے گئے ہیں جو مذہبی اخبار کا ایڈیٹر تو الگ رہا کوئی عام آدمی بھی ان کے استعمال کرنے کی کم جرأت کر سکتا ہے۔ مگر ہمیں ایڈیٹر سیتہ دھرم پرچارک کی دیدہ دلیری پر رہ رہ کر حیرت آرہی ہے جنہوں نے باوجود ایک مذہبی اخبار کے ایڈیٹر اور ایک مذہبی پریچر کا ادعا کرتے ہوئے ایسی جسارت سے کام لیا مگر اسکے جواب میں مکرم مولوی صاحب نے جو یہ مضمون لکھا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے کہ کس سلامت روی اور حقوق لیت سے کام لیا گیا ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ اگر کسی اور امر میں نہیں تو کم از کم اس امر میں ہی سیتہ دھرم پرچارک کے سمپادک مہاشہ مکرم مولوی صاحب کی پیروی کو اپنا دستور العمل بنائینگے۔

(ایڈیٹر)

مضمون صداقت الاسلام ۳ جو نور مورخہ ۱۳ اپریل میں شائع ہوا ہے اسکے متعلق جناب ایڈیٹر صاحب سیتہ دھرم پرچارک دہلی نے کچھ خامہ فرسائی کی ہے ذیل میں ہم انکے وسوسوں کا ازالہ کرتے ہیں۔

ہمنے لکھا تھا (۱) (۱) جب وید کا نزول ہوا تو دنیا میں کوئی ویدی زبان سنسکرت جانتا تھا۔ یا نہیں اگر کہو کہ جانتا تھا تو یہ اعتراض ہوگا کہ خلاف قیاس ٹھہرا کیونکہ اس جاننے والے پر اسکا سمجھنا چونکہ آسان تھا اسلیے خدا اسکا قرین قیاس ٹھہرا جیسا کہ تمہارا قول ہے

اگر کوئی سنسکرت جاننے والا موجود نہیں تھا تو کس قدر افسوس کی بات ہے کہ علیم کل خدا یہ بھی جانتا ہے کہ سنسکرت کا جاننے والا کوئی وجود نہیں اور پھر سنسکرت میں کلام کرتا ہے"

سیتہ دھرم پرچارک اسکے متعلق ۷ر جون کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"وید ایشور کی طرف سے آتما میں گیان ہوتا ہے نہ کلام کے ذریعہ اور بھاکہا کا گیان بھی ایشور کی طرف سے مل سکتا ہے تو گیان ہونے پر الہام ہونے کی جرح کیا معنی"

ازالہ بہت خوب ہمارا اعتراض اور بھی مستحکم ہوگیا آپ کے اصول کے موافق اس صورت میں بھی خدا طرفدار ٹھہرا۔ جو اعتراض آپنے قرآن کے عربی میں نازل ہونے پر کیا تھا۔ جس کے جواب پر ہمنے ۱۳ اپریل کے نور میں روشنی ڈالی تھی۔ آپنے اس سے نور حاصل نہ کیا بلکہ ایسا جواب دیا کہ ویدوں پر ہمارا اعتراض اور بھی قوی اور مضبوط ہوگیا۔ کیونکہ اگر ملہمین وید کو ایشور کی طرف سے گیان ہوا تو بھی طرفداری کا سوال قائم اور پوری قوت اور مضبوطی سے قائم ہے آخر انھیں کو کیوں گیان دیا گیا اور کو نہیں۔ چنانچہ ہمنے یہی بات اعتراض نمبر ۲ میں لکھدی تھی۔ مگر سیتہ دھرم پرچارک نے سنی ان سنی کردی اور اسپر ذرا غور نہ کیا۔ ہمنے صاف لکھدیا تھا کہ "اگر کہو کہ جسپر الہام کیا خدا نے انھیں سمجھا دیا تو ہم کہیں گے کہ تمہارے اصول کے منشاء کے موافق تو یہ بھی طرفداری ہوگئی۔ پھر خدا بھی طرفدار بننے سے نہ بچ سکا (استغفر اللہ)"

اگر سیتہ دھرم پرچارک کوئی حق طلبی کا جذبہ رکھتا تو سچائی پر نظر کرتا۔

برخلاف اس کے وہ اس اعتراض نمبر ۲ کے متعلق سیتہ دھرم پرچارک لکھتا ہے کہ

"جب آنکھ والوں کو ہی دکھایا جاتا ہے اندھوں کو نہیں۔ جب نیکوں کو ہی بہشت ملتا ہے اسی طرح جو حق دار تھے انھیں پر ویدوں کا انزال ہوا پھر اعتراض کیا"

ازالہ اعتراض یہ ہے کہ جن چار شخصوں پر وید نازل ہوئے وہی کیوں حق دار تھے ان کے حقدار ہونے کا ثبوت پیش کیجئے۔ صرف یونہی کہدینے سے کچھ ثابت نہیں ہوسکتا۔

ہمنے لکھا تھا اگر یہ معیار کلام الٰہی کے بے تسلیم کرلیا جائے، تو کیونکر یقینی دلایا جاسکتا کہ جن لوگوں پر الہام ہوا وہ درحقیقت سچے تھے باوجود اسکے کہ ان لوگوں کی کوئی تاریخ وسوانح ٹھیک نہیں ملتی۔ انکے مفصل حالات کا پتہ ہے"

سیتہ دھرم پرچارک لکھتا ہے "ویدک لہموں کا اتہاس (تاریخ) برابر معلوم ہے پر نتو الہام اپنا گواہ آپ ہوتا ہے۔ شک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

ازالہ وہ تاریخ پیش کیجیے کہاں ہے۔ کس نے لکھی کب لکھی۔ کہاں شائع ہوئی ہے۔ اسکا ایک نسخہ ہمارے پاس بھی بھیجدیجئے۔

ہمنے لکھا تھا ایک آزادانہ تنقید کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ اسوقت کے بعض خاص لوگوں نے ملکر وید بنائے جسے کوئی نہ جانتا تھا تاکہ سوال ہونے پر جس فقرہ کا جیسا مطلب چاہیں بتادیں کہ اسکا مطلب صرف ہم سمجھتے ہیں"

سیتہ دھرم پرچارک لکھتا ہے "ویدوں کی زبان صاف ہے اور سب ایک ہی ارتھ کرتے ہیں قرآن شریف کی تفسیروں کی طرح نہیں ہے کہ ایک کچھ ارتھ کرے اور دوسرا کچھ"

ازالہ ہمیں تعجب ہے کہ ایڈیٹر سیتہ دھرم پرچارک نے کس قدر صریح خلاف بیانی سے کام لیا ہے۔ کتنا تحکم بے بنیاد قول ہے کہ ویدوں کا "سب ایک ہی ارتھ کرتے ہیں" آج روشنی کے زمانہ میں سیتہ دھرم پرچارک کسطرح دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے۔ کیا وید ونکی مختلف بھاشیہ (تفاسیر) نہیں ہیں۔ کیا انھیں ویدوں سے ستیارتھ پرکاش وکچھ مطلب نکالتے ہیں اور آریہ اور کچھ۔ کیا ویدوں ہی سے سناتن دھرم بت پرستی ثابت نہیں ثابت نہیں کرتے اور آریہ سماج ویدوں ہی سے انکی تردید کرنے کا دعویٰ نہیں کرتی"، کیا آئے دن ہندو اور آریوں کے مباحثے۔ مورتی پوجن۔ مرتک شرادھ وغیرہ وغیرہ باتوں پر نہیں ہوتے رہتے اور کیا ہندو پنڈت دیانند جی مہاراج کی تفسیر وید پر اعتراض نہیں کرتے رہتے۔ کیا علم لغت اور شاکت ستی ویدوں سے کچھ اور کا اور مطلب نہیں نکالتے" قرآن شریف پر کوئی وسوسہ پیش کردینے سے وید کا اعتراض سے بچنا مشکل ہے۔ یہ چالیں آپ اور اسے استعمال کریں ہمارے سامنے نہیں چل سکتی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ہمنے لکھا تھا خیر سے وہ لوگ ویدوں کو سمجھ گئے جنپر ویدوں کا الہام ہوا تو اب حل طلب سوال یہ ہے کہ جن ملک کے لوگ وید کی جائے نزول سے ہزاروں کوس دور پڑے رہے ان پر پرمیشر نے کیا نظر عنایت کی کیونکہ وید کی جائے نزول اور جن لوگوں پر نازل ہوا ان سے دوری کے باعث محروم ہی رہے۔ اگر ان کے پاس کوئی وید منتر پہنچ بھی گیا ہو جب کوئی سمجھانے والا ہی وہاں نہ تھا تو کیا فائدہ"

سیتہ دھرم پرچارک اس کے متعلق لکھتا ہے

"جیوں جیوں سمندر سے زمین بنتی گئی توتوں رشیوں کی سنتان (اولاد) وہاں پہنچتی گئی اور وید کا گیان پھیلاتی گئی"

ازالہ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں سب سے پہلے وید کے ملہم رشی پیدا ہوئے پھر انکے بعد انکی اولاد اسکے بعد جوں جوں سمندر خشک ہوتا گیا دنیا پیدا ہوتی گئی۔ سو اس کہنے سے آپ ہمارے اعتراض کے نیچے سے نکل نہیں سکتے۔ بلکہ آپ نے اور بھی کئی اعتراض پیدا کردیئے۔ آپ خفا نہ ہوں ذرا انصاف سے غور کریں۔ جہاں یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) کیوں ابتداء میں چار شخصوں پر وید کا الہام ہوا۔ پانچ چھ یا زیادہ پر کیوں نہ ہوا۔

(۲) صرف ایک ہی پر کیوں نہ ہوا۔

(۳) چار ویدوں کی بجائے صرف ایک ہی مکمل کتاب کیوں نہ الہام ہوئی۔

(۴) پھر ان چار پر کیوں ہوا۔ اوروں پر کیوں کیوں نہیں ہوا۔ انکا استحقاق کیا تھا۔ وغیرہ وغیرہ یہ سوالات بھی ساتھ ہی حضوصاً آپکی یہ تحریر پڑھکر جو ۷ رجون کے سیتہ دھرم پرچار میں شائع ہوئی نہایت ہی کھلے طور پر پیدا ہوتے ہیں کہ

(۱) سب سے پہلے چار ملہمان وید ہی کیوں پیدا کئے گئے اسکا عقلی نقلی ثبوت کیا ہے۔

(۲) انھیں کی اولاد کو استاد عالم ہونے کا شرف دیا گیا اسکی کیا وجہ۔

(۳) ملہمان وید کے خطہ سے ہی دنیا کی ابتداء کیوں ہوئی۔

(۴) اور انکی اولاد کو ہی استاد عالم ہونے کا شرف دیا گیا اسکی کیا وجہ۔

(۵) کیا یہ مادی جسمانی روحانی طرفداری ڈھٹائی اور خدا پر طرفداری کا اعتراض نہ آیا۔

(۵) جب دنیا کو ہمیشہ سے آریہ سماج تسلیم کرتی ہے تو اسکے کیا معنی کہ دنیا آباد ہوتی گئی۔ اس سے تو معلوم ہوا کہ آپ دنیا کو حادث مانتے ہیں۔ مہاشے جی کیوں ایسی باتیں نراستے ہیں۔ ذرا سوچ سمجھ کر انصاف سے کام لیکر سچائی پر غور کریں۔ خدا ہدایت دے"

شذرات

اچھوت اقوام اور اشاعت اسلام

اچھوت اقوام کو منوجی مہاراج نے منوسمرتی میں جس کراہت اور گھناؤنی نظر سے دیکھا ہے واظہر ہے کوئی اعلیٰ ذات کا ہندو ان اچھوت اقوام کا سایہ۔ لینا بھی پسند نہیں کرتا اچھوت درحقیقت پروہت لوگوں کے اس نفرت انگیز سلوک سے بہت ہی تنگ آئے ہوئے ہیں۔ کوئی اچھوت قوم کم فرصت دنکے مندر کے احاطہ میں نہیں گھس سکتا ان حالات کو دیکھکر عیسائیوں نے اچھوت اقوام میں اپنے مذہب کی اشاعت کرنی شروع کی عیسائیوں کو اس مشن میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ یہ اچھوت لوگ ایسے مذہب کے جویاں ہیں جو انھیں اپنے گوشت کا پوست سمجھے اور مساوات دے سوائے اسلام کے اور کوئی دین ان حقوق کو دینے کے لیے تیار نہیں مگر مسلمان ایسے خواب خرگوش میں مست ہیں کہ انکی اسطرف توجہ نہیں۔ اگر اور چند سے مسلمانوں کی سستی کا یہی عالم رہا۔ تو پھر بعد میں سوائے ہاتھ ملنے کے اور سر دھننے کے اور کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ ابھی وقت ہے خدا کرے ہم اسطرف عملی قدم اٹھائیں۔

اسلام کسطرح پھیلا

سوئزرلینڈ کی جنیوا یونیورسٹی کے ایک مشہور پروفیسر نے پیرس کے فرانس کالج میں لیکچر دیتے ہوئے ایکدفعہ کہا تھا۔ کہ اسلام اپنی ان دو خصوص صفات کی وجہ سے چار دانگ عالم میں پھیلا۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انکے پیرؤں کا اخلاص اور شدت اعتقاد مذہبی۔

(۲) مسلمانوں میں قومیت کا احساس گذشتہ دنوں

گذشتہ دنوں آریہ سماج کے کالج پارٹی کے لیڈر رہنما نے بھی اسلام کی اشاعت کے متعلق تقریباً انھیں الفاظ کا اعادہ کیا تھا۔

شکر ہے کہ اب عیسائی اور آریہ لوگوں کے دلوں سے خام خیال دور ہو رہا ہے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں بلکہ اپنی قوت تبلیغ کی وجہ سے پھیلا۔

سچائی میں طاقت ہے جو سب بناوٹوں اور عذرات پر غالب آجاتی ہے۔

سوامی دیانند کا قول اور فعل

آریہ پتر بریلی اپنے ۸ جولائی کے اشو میں آپت وچن (قول احسن) کے عنوان سے لکھتا ہے کہ سوامی جی لکھتے ہیں:۔

"تم سچ ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں"

بظاہر سوامی صاحب کی نصیحت بہت ہی اعلیٰ اور قابل قدر ہے۔ آؤ اب ہم دیکھیں کہ سوامی دیانند صاحب کا بذات خود اس نصیحت پر کہاں تک عمل تھا۔ اسکے لیے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف سوامی دیانند صاحب کی مایۂ ناز پستک ستیارتھ پرکاش پر ہی نظر ڈالنا کافی ہوگا

آپ ستیارتھ پرکاش اڈیشن دوم صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ میں فرماتے ہیں۔ بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ کہیں کے تجھکو ایسی باتیں لکھتے میں شرم نہ آئی۔ پنڈت ان پڑھ ہی بن گیا۔ ان بھاگوت آدی وغیرہ بنانے والے جنتے ہی کیوں نہیں گرہبہ میں نشٹ ہو گئے۔

پھر صفحہ ۵۳۸ پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے۔

اور دیکھیے محمد صاحب کی لیلا قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ کیوں یکچہ بات اودیا (محض تعصب اور جہالت) کے بھرے ہوئے ہیں پھر ملاحظہ ہو صفحہ ۵۰۱ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک بزرگ کی شان میں بدرجہ غائت گستاخی سے کام لیا گیا ہے۔

اب سوامی دیانند صاحب کا یہ کہنا کہ ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں" خود سوامی دیانند صاحب کی اپنی حالت پر انکی اپنی ہی یہ نصیحت کہاں تک چسپاں ہوتی ہے اسکے لیے عیاں راچہ بیاں۔

ایک آریہ اودیشک کا بتوں کی پوجا کرنا۔

آریہ پتر بریلی اپنے ۸ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ شریمان پنڈت پریاگ دت اوستھی اودیشک آریہ سماج خجکے پیشتر ہردوئی سے مورتی پوجن کی نسبت اخباروں میں مضمون نکل چکے ہیں اسوقت آریہ پبلک نے اوسکو جھوٹ خیال کیا تھا۔ مگر اب کی مرتبہ بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۱۹ء بوقت صبح جبکہ پنڈت جی مورتی پوجن کر رہے تھے سکریٹری آریہ سماج انکے مکان پر تشریف لیگئے۔ جب پنڈت جی آرتی وغیرہ اُتار چکے تھے تب سکریٹری صاحب نے دریافت کیا کہ پنڈت جی آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ جواب ملا یہ پوجا بزرگوں کی تہذیب اور عمل ہے اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ ازاں بعد آپ پر وہاں سماج کے دو تعلقہ پرکھی شخصوں کی موجودگی میں اس پورانی تہذیب کی نسبت پنڈت جی سے دریافت کیا گیا اسوقت بھی پنڈت جی نے وہی باتیں کہیں اور حاضرین کو ہنس ہنس کے سنانے لگے۔

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے سوامی دیانند کے فوٹو نوعام طور پر آریوں کے گھروں خاص شان و شوکت سے آویزاں پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی آریہ پنڈت نے زیادہ شردھا اور اخلاص میں آکر شوجی اور برہما کی مورتی کے سامنے جو بہر نوع سوامی دیانند سے تقدم رکھتے ہیں اپنے سر کو جھکا دیا کوئی تعجب کی جا نہیں۔ سوائے اسلام کے اور کہیں کھل توحید نہیں ملے گی۔

چھوؤں کے تیس گاؤں عیسائی ہو گئے

آریہ گزٹ لاہور مورخہ ۱۰ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے کہ ضلع اٹاوہ میں چماروں کے تیس گاؤں عیسائی ہو گئے اسکے دو وجوہ بتلائے ہیں ایک شدید قحط۔ دوم اعلیٰ ہندوؤں کا ان سے گھناؤنا سلوک۔ اب آریہ لوگ بھی ان چماروں میں اپنے مذہب کی اشاعت کا انتظام کر رہے ہیں مگر دوسری طرف مسلمانوں کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ نام کو تو اشاعت اور حمایت اسلام کی بیسیوں انجمنیں ہوں گی۔ مگر کیا مجال کوئی اسطرف توجہ تو کرے خدا ہی مسلمانوں کو سمجھ دے تو دے۔

ہمارے نیتا اور سودیشی پر چار

سیتہ دھرم پر چارک اس ہینڈنگ کے تحت جس کا مطلب "ہمارے لیڈر اور سودیشی کی اشاعت" ہے اپنے ۵ جولائی کے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس سمے وکیلوں بیرسٹروں دھنا سیٹھ پرکھوں (دولت مندوں) لیڈروں پرکھوں (بڑے آدمیوں) کا جیلخانوں میں پہنچنا۔ موت۔ کالا پانی کا ڈنڈ (سزا) پانا۔ جیر مانے بھرنا۔ یہ سب ان غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ جو راج نیتک اندولن (سیاسی ہل چل) میں کی گئی ہیں۔ پرنام کی درشنی (بطور مثال) کمیوں اک آریہ سماج ہی کو دیکھو تو ہانی (نقصان) کا اندازہ لگانا کٹھن ہے۔ ہمارے رات دن کام کرنے والے بھائی مہاشہ کرشن جیل میں ہیں پنڈت بھوج راجیشور جی تتھا مہاشہ چندر کوئی جی کو کالیو پرینت (تمام عمر) کالا پانی کا ڈنڈ ملا ہے۔ وزیر آباد کے آریہ پرکھوں پر بہت آپتی آئی ہے۔ گوجرانوالہ آدی (وغیرہ) انیک استھانوں میں کتنے ہی آریوں کو گھور کشٹ اٹھانا پڑا ہے۔ وہاں کے مہاشہ امرناتھ جی پلیڈر جیسے پرکھوں کے لیے کالا پانی مہاشہ سرنیدا جی قید ہو گئے۔ ڈاکٹر سیتہ پال جی مہاشہ دینا ناتھ جی۔ سوامی ابنھوانند جی پنڈت رام بھجدت جی پلیڈر کہاں تک لکھا جائے.....

..... کنیا سماج سنے (ویران)

KHILAFAT LIBRARY

اور بند ہیں" مگر بقول سیتہ دھرم پرچارک یہ سب اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہے

پتھروں سے نجات پانے کی ترکیب۔

بقول رسالہ میراب ایک انگریز محقق مسٹر شیلے نے پتھروں سے بچنے کی عمدہ ترکیب بتائی ہے جو انکی آزمودہ ہے کہتے ہیں۔ کہ سیاہ رنگ پر پتھر ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ اور زرد رنگ سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ لہذا سونے کے وقت زرد رنگ کا کپڑا اوڑھنا چاہیئے۔ اور اگر ہو سکے تو ایک کالا کپڑا پلنگ سے دور دیوار یا الگنی پر ڈال دیا جائے تاکہ تمام پتھر کالے کپڑے پر جمع ہو جائیں۔ اور سونے والے کو نہ ستانے پائیں۔

آریوں کی کوئی کتاب بھی غلطیوں سے خالی نہیں

خیر سوامی شردھانند صاحب سابق مہاتما منشی رام صاحب پرکاش مورخہ ۱۳ جولائی کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں آریہ سماج کی طرف سے چھپا یا شائع کیا گیا کوئی بھی دھرم گرنتھ ایسا نہیں جسے غلطی سے مبرا کہا جائے۔ چھاپے کی غلطیوں کے سوا ہر ایک گرنتھ کے ہر ایک صفحہ میں کوئی نہ کوئی ایسی نمایاں

معمولی غلطی پائی جاتی ہے۔ جس سے دھرم کے پیاسے جگیاسو کی پیاس ہی بجھ جاتی ہے ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک سنسکرن (اڈیشن) میں کچھ نہ کچھ بھید پڑ رہا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے اردو ترجمہ کی شکایت کئی بار ہو چکی ہے اسکے باعث کئی ایک دفعہ مباحثوں میں گڑبڑ پیدا ہوئی ہے۔ شاید شرمندگی بھی اٹھانی پڑی ہو،،

ہم آریہ دوستوں کو نہایت محبت سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ بجائے دیگر مذاہب کی نکتہ چینی اور کھنڈن کے۔ پہلے اپنے مذہبی کتابوں کو درست کرے ورنہ جیکے گھر میں بقول سوامی شردھانند غلطیوں کا یہ عالم ہو اسے دوسرے کی ایک یا دوسری غلطی پر حرف رکھنے کا کسطرح حوصلہ ہو سکتا ہے۔

بیشک کام کا یہی طریقہ ہے

سوامی شردھانند آگے چلکر لکھتا ہے کہ

نئے عہد نامہ کا ترجمہ عیسائیوں نے سنسکرت میں چھاپا ہے جو میں نے پہلے پہل ہردوار کے سمبت ۱۹۴۴ والے کمبھ پر دیکھا تھا شائع کرنیوالوں کا دعویٰ تھا کہ اس سارے کتاب میں ایک بھی چھاپا کی یا دیگر غلطی نہیں ہے۔ میں نے چار پانچ دنوں تک پنڈتوں سے پڑھوایا اسوقت تک ایک بھی غلطی نہیں پکڑی گئی تھی اور اپنے گرنتھوں کی طرف دیکھکر شرم سے گردن نیچی کرلینی پڑی۔

یہ پردیسی تاجر لوگ دیش میں۔

ہندوؤں کے ہاں چار اقوام ہیں اول برہمن دوم کھشتری سوم دیش چہارشودر۔ سوسیتہ دھرم پرچارک اپنے ۸ رجولائی کے اشو میں لکھتا ہے کہ "پیارے بھایو! کچھ تو سوچ وچار کرو۔ آپ کا دھرم کہتا ہے کہ دیش لوگ دیش اشانتر (ملک بہ ملک) ویوپار کریں دور دور تک سب پرکار کے آویشک سامان پہنچائیں۔ ودیشی (غیر ملک کے رہنے والے) لوگ آپ کے ویدشاستر کے اگیا کے انوسالہ کام کرتے ہیں۔ آپ ان سے پرسن (خوش) ہونے اونکی پرشنسا (تعریف) کرنے کے ستھان (جگہ) میں اون سے پرتے اونکی نندا کرتے ہیں،،

نوٹ بہت خوشی کی بات ہے اگر آج پردیسی لوگ دیشی بن سکتے ہیں تو کل کھشتری اور پرسوں برہمن بھی۔ مگر ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس کے صفحہ ۲۹۷ پر جو لکھا ہے کہ آریہ ورت سے شمال مغرب اور مغربی ملکوں کے رہنے والوں کا نام ڈاکٹس بلچھ نیر اسر ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے۔ کیا ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک اسپر کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے؟۔

روس میں مسلمان

روس میں مسلمانوں کی آبادی کا تخمینہ تقریباً دو کروڑ کیا جاتا ہے۔ اسلام وہاں کے عیسائیوں میں بتدریج پھیل رہا ہے مسلمانوں کی تقریباً ۵۰ قومی انجمنیں اور مدارس ہیں۔ یہ تعلیم میں اچھی ترقی کر رہے ہیں۔ اگرچہ بعض بڑے بڑے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مسلمان طلبا کی تعداد محدود کر دی گئی ہے مگر مسلمان اس تعداد میں اضافہ کے لیے کوشاں ہیں انھوں نے اپنی بہبودی کے مسائل پر غور کرنے کی غرض سے ایک کانگریس بھی قائم کی ہے۔ ڈوما میں ۲۴ تاتاری ممبر تھے۔ مسلمانان روس میں جمہوری خیالات روبہ ترقی ہیں۔

بنگال میں شدید قحط

اخبار ہیرلڈ ڈھاکہ لکھتا ہے کہ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ ہم نے حلقہ کرانی گنج تھانہ کے ایک دیہاتی لاموہن رشی کی نسبت یہ خبر چھاپی تھی کہ وہ چار روز کے فاقہ کے بعد ڈاک خانہ داری کے برآمدہ میں مرگیا۔ اب چھو دانامی گاؤں سے خبر پہنچی ہے کہ شیخ رحمت علی کی بیوی گذشتہ ہفتہ فاقہ کشی سے تنگ آکر پھانسی لگا کر مرگئی۔ بصورت صحت یہ حادثات نہایت افسوسناک ہیں۔

تازہ بشارت

ہمارا دلائی ہمشن خدا کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل کر رہا ہے۔ کوئی ڈاک ایسی نہیں ہوتی جو اپنے اندر تازہ بشارت نہ رکھتی ہو۔ حال ہی میں جو ڈاک موصول ہوئی ہے وہ اپنے ساتھ ایک امتیازی بشارت کا نشان لائی ہے۔ ایک معزز ہندو بیرسٹر پنجاب کے رہنے والے اور چالیس زن مرد یورپین مشرف بہ اسلام ہوئے الحمد للہ۔ دعا اور درد دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو اسلامی برکات کا وارث بنا دے اور استقلال دے اور ان کا نیک نمونہ اوروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے۔

KHILAFAT LIBRARY

ریویوز

شربت فولاد

کی ایک بوتل ہمارے پاس بغرض ریویو پہنچی۔ شربت لذیذ مزیدار مقوی کھانا کھانے کے بعد ٹھنڈے پانی میں تقریباً ایک دو چمچ ڈال کر پیا جاتا ہے۔ مقوی۔ ہاضم۔ لذیذ ہے۔ قیمت فی بوتل کلاں ۳ رملنے کا پتہ حکیم نور احمد صاحب احمدی اینڈ کو اکولہ برار۔

چٹنی

یہ چٹنی بھی حکیم صاحب موصوف نے بغرض ریویو بھیجی ہے۔ بہت مزیدار چٹنی ہے خصوصاً برسات کے دنوں میں تو اس کا لطف دوبالا ہے۔ خوش ذائقہ۔ مزیدار۔ زود ہضم قیمت فی سیر عہ ر ملنے کا پتہ حکیم نور احمد صاحب احمدی اینڈ کو اکولہ برار۔

سرمہ نوری

یہ سرمہ آنکھوں کی تقریباً ہر ایک بیماری کے لیے مفید ہے۔ بہت محنت سے تیار کیا گیا ہے۔ آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ ہر ایک گھر میں اسکی ایک ایک شیشی ہونی چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۱ رملنے کا پتہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب قادیان ضلع گورداسپور

المعالج

یہ ایک طبی ماہواری رسالہ زیر ادارت حکیم علم الدین صاحب بھاگووالیہ امرت سر سے شائع ہوتا ہے۔ مختلف بیماریوں کے متعلق نہایت محنت سے مضامین لکھے جاتے ہیں۔ رسالہ ہونہار ہے طبی خدمت اچھی بجا لا رہا ہے عمدہ عمدہ نسخے درج کیے جاتے ہیں اہل مذاق اصحاب کو ضرور اسکی خریداری کرنی چاہیئے۔ ۲۲×۱۸/۱۶ سعہ ۳۰ صفحات پر شائع ہوتا ہے کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی عمدہ سالانہ قیمت عہ ر پتہ حکیم علم الدین صاحب بھاگووالیہ ایڈیٹر المعالج امرت سر۔

مفید روزگار

اسکا پہلا پرچہ بغرض ریویو ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ ایک صنعتی تجارتی۔ ماہواری رسالہ ہے اور صنعت و حرفت و تجارت کے متعلق دلچسپ اور مفید مضامین درج ہوتے ہیں اپنے رنگ کا عمدہ رسالہ ہے قیمت سالانہ عہ ر پتہ منیجر مفید روزگار لدھیانہ۔

کھانسی کی میٹھی ٹکیاں!

بچوں کو کڑوی کسیلی دوا کھلانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی کی ان میٹھی ٹکیوں کو بچے بہت شوق سے کھاتے ہیں صرف دو چار ٹکیوں کے کھانے سے کھانسی دور ہو جاتی ہے۔ کوئی بچہ والا گھر ان ٹکیوں سے خالی نہیں رہنا چاہیئے ایکدرجن کی ۷۰ اور ۲۲/۸ عدد علاوہ محصول ڈاک ملتی کا پتہ نیو اخبار نور قادیان

ہندوستان کی چھوٹی ذاتوں کیلئے ہندو بھائیوں کی اپیل

KHILAFAT LIBRARY

پنڈت دیورتن سکریٹری بھارت سبھا کمیٹی ڈیرہ دون نے ایک اپیل شائع کی ہے۔ جسے ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لیے درج کرتے ہیں۔ اس میں اس بات کو کمال حیرت سے ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر ماہ ادنیٰ اقوام کے بارہ ہزار افراد عیسائیوں وغیرہ میں شامل ہو رہے ہیں اور نا چار ادنیٰ اقوام کے ادنیٰ کام محنت مزدوری وغیرہ ہندوؤں کی اعلیٰ ذات کے لوگوں کو ہی کرنے پڑ رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو سبھا ان ادنیٰ اقوام کی حفاظت اس لیے کر رہی ہے کہ ہندوؤں کی بڑی قوم کے لوگوں کو ادنیٰ کام نہ کرنے پڑیں ورنہ اور کوئی سوشل حقوق دینے کے لیے ہرگز تیار نہیں اگر مسلمان اس طرف توجہ کریں تو یقیناً ان کو ایزدی خاطر خواہ کامیابی کی توقع ہے کیونکہ دین اسلام میں بجز فوقیت کوئی ادنیٰ اعلیٰ نہیں ہے قرآن مجید فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی وہی بڑا ہے جو خدا کے نزدیک پرہیزگاری میں بڑا ہے اور ادنیٰ اقوام اس بات کی پیاسی ہیں کہ انکی پیاس بجھانے کے لیے آئندہ ان کا وہی مذہب ہو سکتا ہے جو انہیں برابر حقوق دے اور یہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں دے سکتا۔ اگر مسلمان ہمت کریں تو کام کے لیے میدان بہت وسیع ہے۔ ورنہ بعد میں ہاتھ ملنے اور سر دھننے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ بہرحال اہل دل مسلمانوں کے مطالع کے لیے سکریٹری ہندو سبھا کی اپیل درج ذیل ہے۔

"ہماری چھوٹی ذاتوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت ساری ہندو قوم کے لیے بے عزتی اور ندامت کا باعث ہے۔ ان ذاتوں کی طرف ہم اپنے فرائض کو نظر انداز کر کے ایک ایسے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کے لیے ہم ہی سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں کیا یہ دل ہلا دینے والا امر نہیں ہے کہ ہر ماہ ہندو قوم کی گود سے بارہ ہزار چھوٹی ذاتوں کے بھائی جدا ہو کر غیر مذاہب کے پیرو بنتے ہیں۔ اس لگاتار کمی کی تعداد کیا نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ابھی ہوں گے اس کا اندازہ ہر ایک ذی عقل کر سکتا ہے۔ ہندو قوم کی تعداد کے لحاظ سے عظمت اب سخت مرض خطرہ میں ہے مذہبی اور مجلسی نقطۂ خیال کے علاوہ جب ہم پولیٹکل لحاظ سے اس اہم مسئلہ پر نظر دوڑاتے تو نتائج اور بھی خطرناک شکل میں ہمارے سامنے آتے ہیں آجکل جماعتی قائم مقامی اور مذہبی لحاظ سے انتخاب کے دنوں میں اپنے بھائیوں کی اس قدر بڑی تعداد کو اپنے ہاتھوں سے کھو دینا ایک ایسا ناقابل برداشت اور مہیب نقصان ہے کہ جس پر جتنا بھی لکھا جاوے کم ہے۔ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اگر ہم کچھ تھوڑا سا بھی ان اپنے ہندو بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں اور انکی بہتری اور بہبودی میں دلچسپی لیویں تو جذبۂ محبت دوسری طرف بھی ضرور موجزن ہو سکتا ہے اور ان کے رشتۂ الفت کو ہندو قوم اور دھرم کے ساتھ کہ جس میں پیدا ہونے کا انکو فخر ہے۔ اس قدر مضبوطی سے وابستہ کر سکتا ہے کہ جس مضبوطی کو دنیا کی کوئی طاقت جنبش نہیں دے سکتی اور دوسرے مذاہب کے واعظوں کے چکمے اور تحریکیں تو انکی نگاہ میں مطلق سما ہی نہیں سکتیں۔ تمثیلاً عرض ہے کہ بھارت ہندو سبھا میں سال بھر ہوا۔ ایک جلسہ میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایک ایسا فنڈ قائم کیا جاوے کہ جس سے ہندوؤں کی اچھوت ذاتوں میں کام کرنے کے لیے اُپدیشک تیار کیے جاویں اور جا بجا ان ذاتوں کی خدمت کے لیے بھیجے جاویں۔ لیکن اس غرض کے لیے پبلک میں اپیل شائع کرنے سے پہلے کہ جس کے لئے گذشتہ دو ماہ کا عرصہ کوئی موزوں وقت دکھائی نہ پڑتا تھا۔ میں نے ایک اور اُپدیشک ڈیرہ دون کے چماروں اور موچیوں میں میری اپنی زیر نگرانی کام کرنے کے لیے مقرر کیا اور ہر روز اُن کے ایک محلہ میں رامائن کی کتھا کرتے ہیں اس کام کے نتائج ایسے حوصلہ افزا ہیں کہ انھیں دیکھ کے مجھے یہ خواہش ہوئی ہے کہ میں بغیر کسی تاخیر کے یہ اپیل اس عظیم مقصد کے لیے جاری کروں معلوم ہوتا ہے کہ چند ہفتوں کے کام نے ہی اُن کے اندر ایک نیا مذہبی جوش اور ہندو دھرم کے لیے محبت کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ جسے دیکھ کر طبیعت کو سرور ملتا ہے۔ کتھا کے حاضرین اچھوت ہندوؤں میں سے کئی لوگوں نے شراب پینا اور کئی بدعادات ترک کر دی ہیں۔ اُن میں سے کوئی اکیسو پانچ اشخاص گذشتہ شری گنگا جنم اشٹمی کی تقریب پر ہردوار کی یاترا پر گئے تھے ہندی بھاشا اور ہندو مذہبی لٹریچر پڑھنے کی خواہش اُن کے دلوں میں دن بدن بھڑک رہی ہے۔ اور کوشش کیجا رہی ہے کہ اُن کی اس خواہش کو اپنے خالی وقت میں پورا کرنے کا انتظام کیا جاوے۔ عورتیں اور مرد دونوں ہی کتھا میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ان سب کو ایک آواز ہو کر ہندوؤں کے پیارے مہامنتر ہرے رام ہرے رام۔ رام رام ہرے ہرے ہرے۔ کرشن۔ ہرے کرشن۔ کرشن۔ کرشن ہرے۔ ہرے" کا جاپ کرتے دیکھ کر سننے والوں کے دل اچھل پڑتے ہیں۔ اور انھیں لیکر جاں بخش مسرت حاصل ہوتی ہے۔ چماروں اور موچیوں کی چھوٹی ذاتوں کے محلوں میں کتھا کرنے کی دعوتیں موصول ہو رہی ہیں۔ خانساموں اور خانسامیوں کی برادریاں بھی کہ جو صاحب لوگوں کی ملازمت میں ہوتے ہیں۔ ہمارے پنڈت جی سے کتھا سنانے کی درخواست کر رہی ہیں اور انتظام کیا جا رہا ہے کہ ان بکھرے ہوئے لوگوں تک انکے گھروں پر "رام نام مہما" پہنچائی جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ میری دعوت پر ڈیرہ دون کے اعلیٰ قوموں کے کتنے ہی معزز ہندو بھائی اُن کے محلہ میں جا کر کتھا میں شریک ہوتے ہیں۔ خود چمار چماروں نے آپس میں پنچایت کر کے شراب نوشی ترک کی ہے اور شراب پینے والے کے لیے ۲۵ روپیہ جرمانہ تجویز کیا ہے۔ اس طرح پر ہمیں تجربہ حاصل ہو رہا ہے کہ کام کن کن طریقوں سے زیادہ کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کام کے زیادہ مفید بنانے کے لیے اُپدیشکوں کی ایک بڑی جماعت اور ایک بہت بڑے فنڈ کی ضرورت ہے کہ جس سے لائق اُپدیشک تیار کیے جائیں اور ملازم رکھے جا سکیں کیونکہ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک بڑے مقام میں ایک اچھا اُپدیشک اس کام کے لیے موجود ہو۔ اور ایک مرکزی انسٹی ٹیوشن ایسے اُپدیشک تربیت دینے کے لیے قائم ہو۔ بھارت ہندو سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ اس فنڈ اور اُپدیشکوں کے تیار کرنے کے کام کا انتظام کلی طور سے صرف اُن اشخاص کے ہاتھوں میں سونپا جاوے کہ جو اس میں روپیہ سے مدد کریں اور اس کام میں سرگرمی کے ساتھ دلچسپی لیں چنانچہ یہ اپیل سب سے اول ایسے ہندو صاحبان کو جاننے کے غرض سے جاری کرتا ہوں کہ جو بھارت ہندو سبھا کے اس مبارک کام میں ساتھ دینا چاہتے ہوں۔ ایسے اصحاب سے خواہ وہ مرد ہوں یا استریاں۔ درخواست ہے کہ وہ تحریر فرما دیں کہ وہ اسکام میں کیا امداد دینا چاہتے ہیں اس کام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ایک عملی تجویز نہایت تپاک سے کی جاوے گی۔

تمام خط و کتابت دارالامن سے مندرجہ ذیل پتہ پر کرنی چاہیئے۔ امرتسیل ڈر بنام الہ آباد بنک ہونی چاہیے کہ جو مذکورہ بالا طریقہ سے کمیٹی بننے تک بطور خزانچی کام کرے گا

(دیوان چند شرما سکریٹری انجمن ہندو سبھا سیوا کمیٹی گورداسپور)

KHILAFAT LIBRARY

ولایت میں تبلیغ اسلام

پروفیسر عبدالحی مولوی فاضل لنڈن سے لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب جو ہندوستانی ملکی اصلاحات کے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے لنڈن میں نمائندہ مقرر ہوئے ہیں تحریر مضامین ملاقاتوں اور لیکچروں کے ذریعہ سے اس مفوضہ کام کے کرنے میں مصروف ہیں۔ علاوہ اسکے تبلیغی کام بھی برابر ہو رہا ہے۔ گذشتہ ایت وار کو مولانا صاحب موصوف کا لیکچر موسمی تجدید پر ہوا جس سے روحانی تجدید کی ضرورت کو ثابت کیا گیا اور ایک انگریز بنام مسٹر میک کارنٹی جو فوج میں ملازم ہیں مشرف باسلام ہوئے ان صاحب بہادر کا نام جری اللہ رکھا گیا۔

اللھم زد فزد

جناب مفتی محمد صادق صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں۔

برادرم شیخ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تازہ بشارت ارسال ہے جری اللہ کی درخواست بیعت برائے شرف قبولیت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اسی ڈاک میں روانہ کر دی گئی ہے برادرم قاضی عبداللہ صاحب ذکا می ضیق النفس کے ایک خوفناک دورے سے بفضل الٰہی شفا پاکر چند روز کے واسطے کنارہ سمندر گئے ہیں۔ عاجز آنکھ کے گلکروں سے تکلیف میں ہے جس سے کام میں حرج ہو رہا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت اور کامیابی کے ساتھ رکھے۔

جناب قاضی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں۔

ولایت میں تبلیغ اسلام کا کام خدا کے فضل سے خوب ہو رہا ہے ہفتہ زیر رپورٹ میں بھی ایک انگریز جنٹلمین بنام مسٹر سکاٹ ساکن سلنگن۔ حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اسلامی نام ابراہیم رکھا گیا۔ الحمد للہ۔ اتوار کی شام کو حضرت مفتی صاحب نے لیکچر ہال میں اسلام کی برکات اور فضیلتوں پر ایک نہایت دلچسپ پیرایہ میں لفظ فرمایا۔ جس کا نومسلمین اور دیگر سامعین پر جنکی معقول تعداد تھی۔ اچھا اثر ہوا۔

خاکسار تبلیغی دورے میں ساؤتھ اینڈ گیا جہاں پبلک لیکچر کے علاوہ کئی ایک کو زبانی تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ والسلام مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۹ء

جناب پروفیسر عبدالحی عرب صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں۔

حضرت مکرم مفتی صاحب کی تبلیغ سے ایک معزز لیڈی بنام الیزا گابل مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام آمنہ رکھا گیا۔ گذشتہ اتوار کو مفتی صاحب کا لیکچر ایمان و کفر پر ہوا ہندوستان کے اور نئے مبلغین کی آمد کی خبر کا اثر بہت اچھا ہو رہا ہے۔ عیسائی پادری صاحبان اس اسلامی مشن کی ترقی دیکھ کر گھبراتے ہیں مگر ہماری کامیابی اللہ تعالیٰ کی امداد و حفاظت سے ہو رہی ہے۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔

مکرر آنکہ مذکورہ بالا لیڈی کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بھیج دی گئی ہے۔

باوا نانک — کا مذہب

یہ بالکل نئی قطعی نادر کتاب ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ کتاب کیا ہے سمجھو کہ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اسکے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر کتاب شائع نہیں ہوئی یہ قابل قدر تصنیف صدیوں کے بچھڑے ہوئے نانک پنتھیوں اور سکھ دوستوں کے تمام گلے دور کر کے گلے ملانے والی ہے یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ ہے مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہوئی جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونیکے اور ایک غریب کو دولت ملنی کی اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونے کے اور ایک جرنیل کو فتح پانے کے بعد جسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس کتاب کے تیار کرنے کے لیے بلا مبالغہ مجھے پانچسو ۵۰۰ سے بھی زیادہ اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی اس کتاب کے دوسرے صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی پکار اٹھینگے کہ بلاشبہ اسکی تیاری کے لیے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لینا پڑا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ ۸ر

باوا نانک اور آریہ دھرم

یہ کتاب ایڈیٹر نور کی ایک مشہور آریہ پنڈت سے زبردست مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے مونہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی ہمارے حق میں گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت لہ ر

گورو کی بانی

ایک ایم اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے بیس چوٹی کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت لہ ر

نشر اسلام

ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی ہے قیمت ۵ ر

بھارت برکش

دھرمپال کے نحل اسلام کا جواب آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ قیمت ۸ ر

فتح یزدان

ایک دھریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے۔ قیمت ہر

تدبیر

تدبیر و تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآرا مکالمہ ہے۔ اس نازک مسئلہ پر اس قدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ واہ مونہ سے نکل جاتا ہے۔ قیمت صرف ۱ ر

دھرم کی کسوٹی

مشہور و معروف آریہ سوامی درشنانند کے اسلام کے چودہ سوالوں کے مکمل اور مفصل جوابات پڑھنے کے قابل قیمت ۱ ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی آمد ثانی مسیح کی متعلق قابل دید تصنیف ہے قیمت لہ ر

فتح محمد

سوانح عمری باوا نانک رح

شروع سے آخیر تک باوا نانک رح کی زندگی کے حالات نیز اس کتاب میں نہایت ہی صراحت اور وضاحت سے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک راسخ الاعتقاد مسلمان ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے بہت ہی مفید کتاب ہے قیمت مجلد لہ ر ار بلا جلد ۱۲ ر

درخواستیں بنام مینجر اخبار نور قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

(باہتمام شیخ محمد نصیب میگزین پریس قادیان دارالامان شیخ محمد یوسف کیلئے چھپ کر شائع ہوا)